

175314- منگنی و نکاح کے وقت پیسے اور ہدیہ و تحفہ جات دیے اور مہر موزجہل بھی لکھا کر دیا لیکن رخصتی سے قبل ہی طلاق دے تو اس کے لیے کیا ہے؟

سوال

میں نے اپنی خالہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن رخصتی سے قبل ہی کسی ایک اسباب کی بنا پر طلاق دے دی، میں نے پچاس ہزار مہر دینے کا اتفاق کیا تھا، اور تیس ہزار منگنی کی انگوٹھی وغیرہ اور پچاس ہزار مہر موزجہل تھا، اس کے بعد بیوی کہنے لگی کہ تم مہر موزجہل پچاس ہزار کی بجائے ایک لاکھ کر دو کیونکہ میری پھوپھی کی بیٹی کا مہر موزجہل بھی ایک لاکھ ہے، فعلیٰ میں نے عقد نکاح میں تیس ہزار لکھا اور باقی ستر ہزار کر دینے کا لکھ کر دستخط کر دیے؛ اب مجھے بتایا جائے کہ اس کا شرعی حق کیا ہے؟

میں نے بیوی کو پچاس ہزار مہر موزجہل اور تیس ہزار منگنی وغیرہ کے دیے ہیں، اور یہ ساری بیوی کے پاس ہے اس کے علاوہ بہت سارے تحفے تحائف بھی۔ مہر موزجہل پچاس ہزار جس پر اتفاق ہوا تھا اور اس کے بعد اسے زائد کر کے اس کی پھوپھی کی بیٹی جتنا کر دیا گیا اور میں نے یہ بھی اتفاق کیا تھا کہ اسے ایک فلیٹ بھی ہدیہ دوں گا، یہ علم میں رہے کہ فلیٹ کی قسطیں میں ابھی تک ادا کر رہا ہوں، اور دو برس بعد فلیٹ میری ملکیت میں آجائے گا کیا اگر ہدیہ شادی یا عدم شادی کے ساتھ مشروط تھا تو کیا یہ اس کا حق ہے؟ یہ علم میں رہے کہ فلیٹ نہ تو ابھی میرے قبضہ میں ہے اور نہ ہی بیوی کے قبضہ میں؛ کیونکہ مجھے فلیٹ دو برس بعد ملنا ہے، برائے مہربانی اس کی معلومات فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

پسندیدہ جواب

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو رخصتی و دخول سے قبل طلاق دے اور اس کا مہر مقرر کر چکا ہو تو مقررہ مہر کا نصف بیوی کو دیا جائے گا:

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور اگر تم انہیں چھو نے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائے گا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے خوب دیکھنے والا ہے﴾ البقرة (237).

الموسومة الفقهية میں درج ہے:

"فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مہر مقرر کرنے کے بعد کسی عورت کو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے تو مقررہ مہر کا نصف دینا واجب ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے قبل طلاق دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو پھر تم نے جو مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے﴾.

اس باب میں یہ آیت نص صریح ہے، اس لیے اس پر عمل کرنا واجب ہے "انتہی

دیکھیں: الموسومة الفقهية (177/39).

آپ نے جو نقدی اور انگوٹھی وغیرہ دی وہ سب مہر ہے اس لیے بیوی پر لازم ہے کہ اس کا نصف آپ کو واپس کرے، اور آپ پر مہر مؤجل کا نصف اسے دینا لازم ہے، اس طرح وہ آپ کو پچیس ہزار اور منگنی پر دیے گئے نصف واپس کر لگی، اور آپ اسے پچاس ہزار دیں کیونکہ مہر مؤجل بڑھا کر ایک لاکھ کر دیا گیا تھا۔

دوسری بات :

مہر کے علاوہ باقی ماندہ تحفے اور ہدیے وغیرہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ: اگر تو طلاق بیوی کے مطالبہ پر ہوئی ہے تو پھر آپ یہ تحفے وغیرہ واپس دینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ تحفے ایک مقصد یعنی شادی کی غرض سے دیے گئے تھے، اور اب یہ مقصد ہی فوت ہو گیا تو اس طرح انہیں واپس لینا جائز ہوا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ منصوص شرعی اصول کے موافق مذہب پر جاری ہے وہ یہ ہے جسے بھی کسی سبب کی بنا پر کوئی ہدیہ دیا گیا یا کوئی چیز بہہ کی گئی تو یہ سبب کے ثبوت سے ثابت ہوگی اور سبب زائل ہونے سے زائل ہو جائیگا، اور سبب کے حرام ہونے سے حرام ہوگا، اور اس کے حلال ہونے سے حلال ہوگا..."

مثلاً اگر عقد نکاح سے قبل ہدیہ دیا گیا اور انہوں نے اس سے نکاح کرنے کا وعدہ کر لیا تھا لیکن شادی کسی دوسرے کے ساتھ کر دی تو وہ ہدیہ واپس لے گا، اور پیشگی دی گئی نقدی کو مہر میں شمار کیا جائیگا، چاہے مہر میں نہ بھی لکھا گیا ہو، جب وہاں یہ عادت ہو، یعنی جب ان میں رواج ہو کہ یہ مہر میں شامل ہوتی ہے "انتہی

ماخوذ از: الفتاویٰ الکبریٰ (472/5)۔

رہا فلیٹ تو وہ آپ واپس لے سکتے ہیں، چاہے آپ نے طلاق دی ہو یا بیوی نے طلب کی ہو، کیونکہ یہ ایسا بہہ ہے جو ابھی قبضہ میں ہی نہیں گیا، اور قبضہ میں جانے سے قبل اسے واپس لینا جائز ہے۔

الموسمۃ الفقہیہ میں درج ہے :

"جمہور علماء کے ہاں قبضہ میں جانے سے قبل بہہ واپس لینا جائز ہے، لہذا جب قبضہ میں چلا جائے تو شافیہ اور خابلہ کے ہاں واپس نہیں لیا جاسکتا، لیکن والد اپنے بیٹے کو بہہ کردہ واپس لے سکتا ہے، اور احناف کے ہاں اگر اجنبی کے لیے ہو تو وہ واپس لے سکتا ہے۔

اور مالکیہ کے ہاں نہ تو قبضہ سے پہلے واپس لینا جائز ہے اور نہ ہی قبضہ کے بعد واپس لیا جاسکتا ہے، لیکن والد اپنے بیٹے کو بہہ کردہ واپس لے سکتا ہے "انتہی

دیکھیں: الموسمۃ الفقہیہ (164/6)۔

اور اگر آپ بیوی کو دیے گئے چھوٹے چھوٹے ہدیے اور تحفے چھوڑ دیں اور فلیٹ لے لیں تو یہ بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی وسعت سے غنی فرمادے۔

واللہ اعلم۔